Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

تار کا پتہ - ڈیلی الفضل لاہور

الفضل

فی پرچہ ۱ر

یوم شنبہ - ۵ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۴ تبوک ۱۳۳۳ ہش ۴ ستمبر ۱۹۵۴ء | ۱۴۴

223

فرانس کے تین وزراء وزیراعظم سے اختلاف کے باعث مستعفی ہو گئے

پیرس ۳ ستمبر۔ فرانس کی نیشنل اسمبلی میں وزیراعظم موسیو مانڈیز فرانس نے یورپی برادری کے مسئلہ کو جس انداز میں پیش کیا تھا اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرانس کے تین وزیر مستعفی ہو گئے۔ مستعفی ہونے والے وزرا محنت۔ انصاف اور تجارت وصنعت کے وزیر ہیں۔ ان وزراء میں سے دو وزیراعظم کی اپنی ریڈیکل سوشلسٹ پارٹی کے ممبر ہیں اب فرانسیسی کابینہ میں ۶ وزیر کم ہو گئے ہیں۔ قبل ازیں تین وزرا نے یورپ کی دفاعی برادری کی مخالفت کرتے ہوئے استعفیٰ دیا تھا۔ ادھر فرانس کی قومی اسمبلی کی طرف سے یورپ کی دفاعی برادری کے معاہدہ کو رد کئے جانے کے بعد آج پہلی بار فرانسیسی کابینہ کا اجلاس ہوا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۳ ستمبر (بوقت ۹ بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

رات حضرت میاں صاحب کو بے خوابی کی شکایت رہی۔ بھوک بالکل بند ہے۔ آج دوپہر سے ضعف کی بہت شکایت رہی۔ آج شام کے بعد بے چینی زیادہ ہے جس کی وجہ سے چار یا پانچ مرتبہ آکسیجن دینی پڑی۔ ضعف اور کمزوری بہت ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

جنگ بندی کی سرحد کے اس پار ہندوستانیوں کے حملے

کراچی ۳ ستمبر۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر امور کشمیر مسٹر شعیب قریشی نے بتایا کہ کشمیر میں جنگ بندی کے اعلان کے بعد ہندوستان کی طرف سے جنگ بندی کی سرحد کے اس پار ایک سو بانوے حملے کئے گئے۔ ان حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر ممکن ذرائع استعمال کئے گئے۔

نہرو نے چین جانے کی تصدیق کر دی

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ ہندوستان کے وزیراعظم مسٹر نہرو نے آج پارلیمنٹ میں اس خبر کی تصدیق کر دی۔ کہ وہ چین کے وزیراعظم کی دعوت پر عنقریب چین جائیں گے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ مسٹر نہرو غالباً اگلے مہینے چین جائیں گے۔

برطانوی لیبر پارٹی کا وفد ٹوکیو میں

ٹوکیو ۴ ستمبر۔ برطانوی لیبر پارٹی کا وفد جس نے حال ہی میں چین کا دورہ کیا تھا۔ ٹوکیو آیا ہوا ہے۔ وفد نے جاپان کے کئی سوشلسٹ لیڈروں سے بات چیت کی اور ایک اجتماع سے خطاب بھی کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے اپیل

تمام جماعت ہائے احمدیہ اپنے بنگالی مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے پوری جدوجہد کے ساتھ چندہ جمع کریں

ربوہ ۴ ستمبر۔ ہمارے نمائندہ خصوصی مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ربوہ سے اطلاع دی ہے کہ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے فیاضانہ عطیات دینے کی اپیل کی۔ اب نے تمام جماعت ہائے احمدیہ اور مرکزی صدر انجمن احمدیہ کو ہدایت فرمائی۔ کہ وہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے فراخ دل سے چندہ دیں تار کے الفاظ یہ ہیں:-

"آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں مشرقی بنگال کے ہولناک سیلاب کا ذکر تفصیل سے فرمایا۔ آپ نے تمام اہل پاکستان سے اپیل کی۔ کہ وہ سیلاب زدہ اشخاص کی مدد کے لئے فوری طور پر فیاضانہ عطیے دیں۔ آپ نے فرمایا اپنے ملک سے محبت ایمان کا ایک حصہ ہے۔ آپ نے تمام جماعتہائے احمدیہ کو بھی ہدایت کی۔ کہ وہ اپنے بنگالی مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے پوری جدوجہد کے ساتھ چندہ جمع کریں۔ اور اسے مرکز میں بھیج دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرکزی صدر انجمن احمدیہ کو بھی ہدایت فرمائی کہ وہ اپنی طرف بھی فراخدلی سے اور جلد از جلد مصیبت زدگان کے لئے چندہ دے"

سیلاب کی روک تھام کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے

ماہرین کا کمیشن قائم کرنے کی تجویز

کراچی ۳ ستمبر۔ آج پارلیمنٹ میں مشرقی بنگال کی صورت حال پر پھر بحث ہوئی۔ تمام مقررین نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے جلد اور باقاعدہ امداد دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ مقرروں نے حکومت کو وبائی بیماریوں کی روک تھام کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ مشرقی بنگال کے ممبروں نے اس فیاضانہ امداد کا جو مغربی پاکستان کے باشندوں اور غیر ملکوں نے سیلاب زدگان کے لئے دی ہے بجید شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں سیلاب کی صورت حال کی تفصیل بتائی اور حکومت پر زور دیا۔ . . . . . . کہ بے خانماں لوگوں کو آباد کرنے کے لئے تھوڑی مدت کی سکیمیں بنائی جائیں

مسٹر دھریندر ناتھ دت نے ایوان میں یہ تجویز پیش کی کہ سیلاب کی روک تھام کرنے کے لئے ماہروں کا ایک کمیشن قائم کیا جائے جو تمام صورت حال کا جائزہ لے کر سیلاب کی روک تھام کا ایک منصوبہ پیش کرے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ مشرقی بنگال میں بہنے والے دریا نیپال اور ہندوستان سے آتے ہیں اس لئے تینوں حکومتیں مل کر سیلاب کے انسداد کے لئے کوشش کریں۔

مسٹر عبداللہ المحمود۔ مسٹر ابوالقاسم اور سیٹھ سکھدیو نے زور دیا۔ کہ دوبارہ آبادکاری کے لئے زراعت پیشہ لوگوں کو فراخدلی سے قرضے دیئے جائیں۔ مسٹر بھنڈارہ اور مسٹر فضیل الرحمن نے مغربی پاکستان کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ مشرقی پاکستان کے بھائیوں کی امداد کے لئے دل کھول کر چندہ دیں مسٹر بھنڈارہ نے کہا کہ کراچی میں پارسی فرقہ سیلاب زدگان کے فنڈ میں اب تک ایک لاکھ روپیہ دے چکا ہے۔ . . . . خان عبدالغفار خان نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے روزمرہ کے خرچ میں کمی کر کے روپیہ بچائیں اور اسے سیلابی فنڈ میں دیں۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں بنکاک پہنچ گئے

بنکاک ۳ ستمبر۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان منیلا جاتے ہوئے آج رنگون سے بنکاک پہنچ گئے۔ وہ یہاں تھائی لینڈ کے وزیراعظم سے ملاقات کریں گے۔ اور اتوار کو منیلا روانہ ہوں گے۔

سڈنی ۳ ستمبر آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر کیسی اور برطانوی وفد کے لیڈر لارڈ ریڈنگ آج منیلا روانہ ہو گئے۔

مال گاڑی کے حادثہ سے ۸۰ آدمی ہلاک

منیلا ۳ ستمبر۔ وسطی فلپائن میں ایک مال گاڑی جس میں لکڑی کے شہتیر بھرے ہوئے تھے۔ پٹڑی پر سے اتر گئی۔ جس سے ۸۰ آدمی فوراً ہلاک ہو گئے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد ۱۰۰ تک پہنچ جانے کا اندیشہ ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس میں طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایمان کامل کی شرائط

عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب للہ والبغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان (سنن ابوداؤد)

ترجمہ:- ابو امامہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے محبت کرے۔ اور اللہ کے لئے کسی کو ناپسند کرے۔ اور اللہ کیلئے دے اور اللہ کیلئے روکے تو اس کا ایمان کامل ہو گیا۔

جرمنی ترجمۃ القرآن

جرمنی کے ایک اور اخبار کا تبصرہ

جرمن ترجمۃ القرآن کے سلسلے میں جو تبصرے وہاں کے اخبارات و رسائل میں شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک کا ترجمہ پہلے شائع ہو چکا ہے۔ جرمنی کے ایک موقر جریدہ "Freies Volk" Bern نے اپنی اشاعت مورخہ ۳۰ اپریل ۵۴ء میں جو ریویو لکھا۔ اس کا اردو ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"قرآن کریم مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے۔ اس کا ایک نیا جرمن ترجمہ حال ہی میں ہمارے پاس پہنچا ہے۔ یہ غیر معمولی سستا اور مختصر ایڈیشن ہے۔ ترجمہ کے ساتھ اصل عربی متن دیا گیا ہے۔ جو اگرچہ ہمارے نزدیک عجیب مگر کتاب کی بنیادی خوبصورتی کا حامل ہے۔ قرآن کریم نہ صرف مسلمانوں کے لئے لائحہ تعلیم و عمل ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی خاص اہمیت رکھتا ہے کہ اس سے مشرق قریب کے خیالات و افکار کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتاب مسلمانوں کے لئے صرف بنیادی لٹریچر ہی نہیں جیسا کہ بائیبل کو سمجھا جاتا ہے۔ موجودہ ایڈیشن کے دیباچہ سے یہ امر روشن ہے۔ کہ اس کے ناشرین — جماعت احمدیہ نے جو مسلمانوں کا ایک ممتاز فرقہ ہے۔ اپنی توجہات کو تبلیغی امور پر مرکوز کیا ہے۔ ہمارے نزدیک اسلام اور عیسائیت کے اختلافات کو جو اس دیباچہ کا اصل موضوع ہیں۔ ایسے رنگ میں پیش کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے مذہب و کلچر کو اچھی طرح نہیں سمجھا گیا۔ جس کے باعث بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ بایں ہمہ بعض اعتراضات جو عیسائیت کی موجودہ حالت کے باعث اٹھائے گئے ہیں۔ کسی حد تک حقیقت پر مبنی ہیں۔ لیکن قابل تسلیم دلائل کی تعداد بہت محدود ہے کیونکہ اکثر دلائل کی بنیاد عیسائیت کی تنقیص پر ہے جنہیں ناقابل تردید رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یا ایسے استدلال کی خامی تاریخی واقعات سے لاعلمی کے باعث عیاں ہے۔ جماعت احمدیہ کے اس دعویٰ کے باوجود کہ وہ تبلیغی میدان میں امن و رواداری کی علمبردار ہے۔ ان کی کتاب اور اس کے دیباچہ کو دیکھ کر ہم اس اظہار یقین میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ کہ یہ بہت کم رواداری کی حامل ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ رواداری اسلام سے بھی اتنی ہی بعید ہے جتنی کہ انتہائی متعصب کیتھولک عیسائیوں سے (نقل مطابق اصل)

اس مفہوم کے مطابق دیباچہ اور قرآن کریم ایسی نشاندھی کرتے ہیں جو مغرب اور اسلامی دنیا کو ایک دوسرے کے مسائل کے سمجھنے میں مدد ہو سکتی ہیں۔ اور ہمیں مشرق و مغرب کے بنیادی اور مختلف نظریات حیات اور ان کے نتیجہ میں پیدا شدہ سیاسی اور ثقافتی تاریخ کا پتہ دیتے ہیں۔"

(انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

دیہاتی کارکنان سندھ کی تربیت

ولیج ایڈ ٹریننگ سینٹر سکرنڈ میں ایک سالہ تربیت کے لئے ۴۵ آسامیاں ہیں۔ دوران ٹریننگ وظیفہ ۷۵/- روپے ماہوار ولیج ورکر (Village Worker) مقرر ہونے پر تنخواہ ۱۰۵ — ۴ — ۱۰۰ — ۵ — ۱۵۰ الاؤنس علاوہ۔ شرائط:- تعلیم کم از کم انگریزی چھٹی جماعت تک۔ زیادہ تعلیم کو ترجیح۔ عمر ۲۰ تا ۳۰۔ سندھی بول، پڑھ اور لکھ سکتا ہو۔ گاؤں کا باشندہ یا کسان کا لڑکا ہو۔ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ۔ درخواستیں ۹/۵۴ء تک بنام Director Village Aid Scheme Revenue Department & New Napier Barracks Karachi مطلوب ہیں۔ ڈان ۲۹/۸/۵۴

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاء کے بغیر انسان ولی نہیں بن سکتا

"بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ چھو منتر مار کر عرش پر پہنچ جائیں۔ اور واصلین سے ہو جائیں۔ ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ وہ انبیاء کے حالات کو دیکھیں۔ یہ غلطی ہے۔ جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جا کر صد ہا ولی فی الفور بن گئے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے۔ کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون (پارہ ۲۰) جب تک انسان آزمایا نہ جائے۔ فتن میں نہ ڈالا جائے وہ کب ولی بن سکتا ہے۔

ایک مجلس میں بایزید وعظ فرما رہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا۔ جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے۔ کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسمٰعیل کو لے لیا کیونکہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس (پارہ ۴) سو اس شیخ زادے کو خیال آیا۔ کہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آ گیا۔ کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزید پر ظاہر کیں۔ تو انہوں نے ایک قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا۔ کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت لیمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی پانی نے تیل کو کہا۔ کہ تو کثیف اور گندہ ہے۔ اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفا چیز ہوں۔ اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں۔ لیکن نیچے ہوں اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا۔ کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں۔ تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔ جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا جب میں بویا گیا۔ زمین میں مخفی رہا۔ خاکسار ہوا۔ پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا۔ بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں سے صاف کیا گیا۔ کولھو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی میں بلندی حاصل نہ کرتا۔" (ملفوظات)

موصی احباب کیلئے

دفتر ہذا تمام موصیان حصہ آمد کی خدمت میں فارم اصل آمد سال گذشتہ ۱۳۳۲ھش/۵۳ء پُر کر کے واپس کرنے کی غرض سے بھجوا چکا ہے۔ بعض موصیوں نے ازراہ کرم مذکورہ فارم پُر کر کے دفتر کو واپس بھجوا دئے ہیں اور دفتر ان کی خدمت میں ان کی ادا کردہ رقوم کی تفصیلی اطلاع بذریعہ سالانہ حسابی کارڈ بھجوا رہا ہے۔ لیکن اکثر موصیان احباب نے مذکورہ فارم پُر کر کے واپس نہیں فرمائیں۔ اس لئے ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ مہربانی کر کے وہ اپنی سال گذشتہ کی آمدن مذکورہ فارم میں جو کہ ان کی خدمت میں پہنچ چکا ہے۔ درج کر کے واپس ارسال فرمائیں۔ تا انہیں بھی مندرجہ بالا دوسرے احباب کی طرح ان کی ادا کردہ رقوم سال گذشتہ کی اطلاع دی جا سکے۔

حسب قاعدہ کہ جن احباب کی طرف سے یہ فارم پُر ہو کر نہ آئیں۔ ان کی خدمت میں دوبارہ بصیغہ رجسٹری واپسی یہ فارم بھیجی جائے۔ اور اگر پھر بھی احباب پُر کر کے نہ بھجوائیں۔ تو دفتر ایک ماہ کے انتظار کے بعد ان کی وصیت منسوخی کی سفارش کے ساتھ مجلس کارپرداز میں پیش کرنے کا پابند ہے۔ اور منسوخ شدہ وصیت اس وقت تک بحال نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تا منسوخی وصیت کا بقایا سارا ادا نہ ہو بصیغہ رجسٹری واپسی فارم بھجوانے سے وقت کے علاوہ سلسلہ کے روپیہ کا بھی کافی خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے احباب جنہوں نے ابھی تک مذکورہ فارم پُر کر کے واپس نہیں فرمائیں۔ بذریعہ اعلان ہذا گذارش ہے۔ کہ مہربانی کر کے وہ اپنی آمدنی سال گذشتہ فارم میں درج کر کے جلد تر دفتر کو بھجوائیں تاکہ روپیہ اور وقت کا ضیاع نہ ہو۔ اور احباب کو بھی کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

وصیت کے حسابات کو باقاعدہ اور مکمل رکھنا نہایت ضروری امر ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق انسان کی زندگی اور موت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور موت ایسی چیز ہے جو کہ اٹل اور انسانی علم سے بالا ہے۔ اور اس وجہ سے بھی وصیت کے حسابات کو مکمل اور باقاعدہ رکھنا از بس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو حسابات مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۴ر تبوک ۱۳۳۱ھش

احتجاج

بھارتی مسلمانوں کے خلاف بعض ہندو متعصب پارٹیوں نے جو خطرناک رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اب اس کی پردہ پوشی ناممکن ہو چکی ہے۔ یہاں تک کہ متعصب ہندو اخبارات بھی جو ہر وقت بھارتی مسلمانوں کے خلاف الزام تراشی کرتے رہتے ہیں۔ اور انہیں طرح طرح کی دھمکیاں دیتے رہتے ہیں۔ اس ظلم و ستم کو چھپانے میں ناکام ہوئے ہیں۔ اور انہیں بھی اعتراف کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ ملاپ جیسے فرقہ پرست اخبار کو بھی لکھنا پڑا ہے:۔

"حیدرآباد میں تیسری بار کچھ شرارت پسندوں نے پاکستانی جھنڈا لہرایا۔ تیسری بار فساد ہوا۔ پہلے یہ بات نظام آباد میں ہوئی۔ پھر سکندرآباد میں۔ اب گلبرگہ میں ہوئی ہے۔ گلبرگہ کا فساد نظام آباد سے زیادہ خوفناک ہے۔ اس میں نو آدمی مرے۔ ۱۹ گھائل ہوئے۔ لیکن یہ بدعت آخر ہے کیا؟ کیا یہ ضروری ہو گیا ہے کہ جہاں کہیں کوئی شرارت پسند اور شیطانی ذہنیت کا آدمی پاکستانی جھنڈا لہرا دے۔ وہاں اس کے فوراً بعد ضرور ہی جلوس نکالا جائے اور فساد میں دکانوں کو لوٹنا اور مکانوں کو آگ لگانا شروع کر دیا جائے؟ کیا فساد کرنے والے اور جلوس نکالنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ ملک میں کوئی حکومت نہیں اور اس ملک کی کوئی چنتا نہیں۔" (ملاپ مورخہ ۳۰ر اگست ۱۹۵۲ء)

خود پنڈت نہرو نے اپنی چٹھی میں جو انہوں نے مختلف کانگرس کمیٹیوں کو لکھی ہے۔ اس امر کا کھلا اعتراف کیا ہے۔ اور تعجب کا اظہار کیا ہے۔ وہ نہیں سمجھ سکے کہ اجتماعی شدھیوں کا مذہب سے کیا تعلق ہے۔ یہ تو سراسر سیاسی فعل ہے۔

ایسے حالات میں پاکستان حکومت کا بھارت سے احتجاج فطری تھا۔ کیونکہ تقسیم کے معاہدہ میں ہر دو ممالک کی اقلیتوں کے تحفظ کی شرط بھی شامل ہے۔ پھر اس ہنگامہ آرائی کا براہ راست اثر پاکستان پر یہ بھی پڑتا ہے۔ کہ بہت سے مسلمان اپنے ہمسایوں سے خوف زدہ ہو کر پاکستان کی طرف رخ کرتے ہیں۔ اور پاکستان ابھی تک مسئلہ مہاجرین کو پوری طرح حل نہیں کرنے پایا۔ جس کی وجہ یہی ہے۔ کہ کھوکھرا پار کے راستے سے روزانہ سینکڑوں پناہ گیر بھارت سے بھاگ کر پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں۔

تعجب ہے کہ بھارت کی حکومت نے پاکستان کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ کہ پاکستان خواہ مخواہ بھارت کے خلاف ان باتوں کا جن کا خود پنڈت جی کو اور متعصب بھارتی اخباروں کو بھی اعتراف ہے۔ جھوٹا الزام لگا کر اسے مشرق وسطیٰ کے ممالک میں بدنام کر رہا ہے۔ چنانچہ خبر ہے کہ

"نئی دہلی ۳۱ر اگست۔ آج لوک سبھا میں مسٹر نرمل اچاریہ جوشی کے ایک سوال کے جواب میں پردھان منتری کے پارلیمنٹری سکرٹری مسٹر سادات علی خاں نے کہا۔ کہ ہند سرکار نے کراچی میں مقیم ہندوستانی ہائی کمشنر کو ہدایت کی ہے کہ وہ پاکستان سرکار سے اس پراپیگنڈا کے خلاف پروٹسٹ کرے۔ جو وہ پاکستان اور مدھیہ پورب کے دوسرے دیشوں میں ہند کے خلاف کر رہا ہے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کی اجتماعی تبدیلی مذہب اور ہند میں مسجدوں کی بے حرمتی کے بارے میں جھوٹی افواہیں پھیلا رہا ہے۔ مسٹر سادات علی خاں نے کہا۔ کہ پاکستان کے اس جھوٹے پراپیگنڈا کا جواب دینے کی غرض سے حال ہی میں اصل حالات فراہم کئے گئے ہیں۔ اس بارے میں مواد غیر ممالک میں ہندوستانی سفارت خانوں کو بھیجا گیا ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ مدھیہ پورب کے اخبارات نے ہند کے خلاف پاکستان کے اس غلط اور جھوٹے پراپیگنڈا کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔"

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جی نے اپنی سادات علی پارلیمنٹری سیکرٹری کو حالیہ فسادات کی تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کرنے کے لئے بھی کہا ہے۔ کیا یہ غیر جانبدارانہ ہوگی؟ اس بات کو تو جانے دیجئے۔ کہ خود پنڈت نہرو کی کانگرس کمیٹیوں کو چٹھی اور ملاپ جیسے فرقہ پرست اخبار کا اعتراف ہی اس احتجاج کا جواب ہے۔ ہمیں اس احتجاج میں جو خوش آئند بات نظر آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مدھیہ پورب (مشرق وسطیٰ) کے ممالک تقریباً تمام اسلامی ممالک ہیں۔ اور بھارت نہیں چاہتا۔ کہ اس کی بدنامی ان ممالک میں ہو۔ اس سے ہمیں امید بندھتی ہے۔ کہ بھارت کی حکومت سختی سے ان فسادات کا تدارک کرے گی۔ جو بھارت کے شمال و جنوب میں بظاہر ایک سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق برپا کئے جا رہے ہیں۔ اور جلد ہی ان فساد انگیز فتنہ پرست عناصر کا قلع قمع کر دے گی۔ جو ان فسادات کے بانی ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے

تربیتی کلاس ع۶

۲۰ر اکتوبر ۱۹۵۲ء سے ۲ر نومبر ۱۹۵۲ء تک

امسال یہ تربیتی کلاس انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ اجتماع سے متّاً قبل یعنی ۲۰ر اکتوبر سے ۲ر نومبر ۱۹۵۲ء تک منعقد ہوگی۔ اس کلاس کی اہمیت اس امر سے واضح ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں اس کلاس کا نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ اور سلسلہ کے ممتاز علماء پڑھاتے ہیں۔ مجلس مرکزیہ کی طرف سے مجالس کے نمائندگان کی شمولیت کے لئے ذیل کی سہولتیں دی گئی ہیں۔

۱۔ اس کلاس کے اخراجات گذشتہ سالوں کی نسبت نصف کر دیئے گئے ہیں۔ یعنی ہر نمائندہ سے صرف دس روپے لئے جائیں گے

۲۔ جو مجالس تربیتی کلاس کے انعقاد تک سو فی صدی چندہ اجتماع ادا کر دیں۔ وہ سو یا سو کی کسر پر ایک نمائندہ بغیر خرچ کے بھجوا سکتی ہیں۔ پس مجالس کو اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اس ضمن میں یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ گذشتہ دو تین سال سے اس کلاس میں نمائندے بہت کم آ رہے ہیں۔ اس لئے مجلس مرکزی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ کلاس صرف اس صورت میں منعقد کی جائے گی۔ جبکہ

۱۔ ۳۰ر ستمبر ۱۹۵۲ء تک بیرونی مجالس سے کم از کم بیس نمائندگان کے شامل ہونے کی اطلاع مل جائے۔

۲۔ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۲ء تک بیرونی مجالس کے پندرہ نمائندگان مرکز میں پہنچ کر رپورٹ کر دیں۔

نوٹ:۔ یہ کلاس ۲۰ر اکتوبر ۱۹۵۲ء سے شروع ہوگی۔

ان دونوں شقوں میں سے اگر کوئی ایک شق بھی پوری نہ ہوئی۔ یعنی اگر ۳۰ر ستمبر تک بیس نمائندگان کے شامل ہونے کی اطلاع نہ ملی یا ۱۹ر اکتوبر تک ۱۵ نمائندے مرکز میں نہ پہنچ سکے۔ تو کلاس کا انعقاد منسوخ کر دیا جائیگا۔ اور پھر یہ معاملہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ میں بغرض مشورہ پیش ہوگا۔ کہ کس طرح مجالس کو نمائندے بھجوانے کے لئے مجبور کیا جائے۔

اس تربیتی کلاس کا مقصد یہ ہے۔ کہ سال میں ایک بار ہر مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ مرکز میں آئے۔ اور پندرہ دن رہ کر ضروری تربیت حاصل کرے۔ اور پھر واپس جا کر اپنی مجلس کے دیگر اراکین کی تربیت کرے۔ اس کے لئے نمائندہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جو سمجھدار پڑھا لکھا ہو۔ قرآن شریف ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔ اور پھر واپس جا کر دوسروں کو سکھا سکتا ہو۔ پس نمائندہ کے تقرر کے وقت اس اہم غرض کو ضرور مدنظر رکھا جائے۔ ورنہ اصل مقصد حاصل نہ ہوگا۔

امید ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس کلاس کو نہایت کامیاب بنائیں گی۔ اور ہر مجلس کوشش کر کے اپنا ایک نمائندہ ضرور بھجوائے گی۔ نمائندہ کی اطلاع ۳۰ر ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں آنی ضروری ہے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احباب تمام رقوم افسر امانت کو بھجوایا کریں

احباب کی آگاہی کے لئے قبل ازیں یہ اعلان کر دیا جا چکا ہے۔ کہ دفتر صیغہ امانت اب دفتر محاسب سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ صیغہ امانت سے متعلقہ تمام امور کے بارہ میں بجائے محاسب کے افسر صیغہ امانت کو مخاطب کیا کریں۔ اب جملہ احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفاتر تحریک جدید و دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی تمام رقوم خواہ ان کی وصولی خزانہ صدر انجمن احمدیہ لوکل طور پر کرتا تھا۔ یا ایسی رقوم بیرون از ربوہ سے بذریعہ منی آرڈر بیمہ جات چیکس۔ ڈرافٹس۔ کیش سلپس وغیرہ وصول ہوتی تھیں۔ ان تمام کی وصولی کا کام اب بجائے دفتر محاسب کے دفتر امانت کے سپرد ہو چکا ہے۔ لہٰذا احباب اپنی تمام رقوم افسر امانت کے نام بھجوا دیا کریں۔ ان دنوں جملہ صیغہ جات میں وصول ہونے والی رقوم افسر صیغہ امانت ہی وصول کر رہا ہے۔

نیز احباب رقوم بھجواتے وقت اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ کوپن یا چٹھی پر بھجوائی جانے والی رقوم کی تفصیل ضرور دیا کریں۔ کہ ایسی رقوم کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے یا تحریک جدید سے اور ان کا تعلق ہر دو دفاتر کی کن مدّات سے ہے۔ تاکہ رجسٹرات متعلقہ میں درج کرتے وقت غلطی کا امکان نہ رہے۔ (افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز

(۲)

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب مد ظلہ)

رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جاتی ہے

ابھی مسجد مبارک کی توسیع نہیں ہوئی تھی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ زندہ تھے اور وہی امام الصلوٰۃ ہوا کرتے تھے۔ اور اندر کے چھوٹے سے کمرے میں کھڑے ہوتے تھے۔ اور مقتدی سب باہر کے کمرے میں کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفِ اول میں دائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ ان ایام کا واقعہ ہے۔ کہ ایک دن غالباً نماز ظہر ہو رہی تھی۔ اور پہلی ہی رکعت تھی۔ یا تیسری رکعت تھی۔ کہ امام سجدوں کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کے واسطے کھڑا ہوا۔ اور تمام مقتدی بھی کھڑے ہو گئے، مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ سہو ہوا۔ کہ اب التحیات میں بیٹھنے کا وقت ہے۔ اور حضور التحیات میں بیٹھ گئے۔ اور اسی طرح بیٹھے رہے یہاں تک کہ امام اور مقتدی اللہ اکبر کہہ کر دوسرے رکوع میں آگئے۔ تب آپؑ کو معلوم ہوا کہ لوگ رکوع میں ہیں۔ اور آپ بھی اٹھ کر رکوع میں شامل ہو گئے۔ اور جب امام نے سلام پھیرا۔ آپؑ نے بھی سلام پھیر دیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد کے کونے میں بیٹھ گئے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ اور حضرت مولوی سید محمد احسن صاحبؓ کو آگے بلایا اور نماز کے اندر اپنے رکوع میں ملنے کا واقعہ سنایا۔ اور دریافت کیا۔ کہ آپ لوگوں کی کیا رائے ہے۔ آیا میری چار رکعتیں پوری ہوئیں یا نہ ہوئیں۔ حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب نے فرمایا۔ کہ میں تو یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ ایسے موقعہ پہ آدمی کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھ لے پھر رکوع میں مل جائے۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ عموماً امام رکوع میں اتنی دیر لگاتا ہے کہ مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں شامل ہو سکتا ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے مختلف روایات پیش کیں۔ کہ اس طرح بھی جائز ہے۔ اور اس طرح بھی جائز ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے جب پوچھا گیا۔ تو انہوں نے عرض کیا۔ میں ان مسائل کو نہیں جانتا جو حضورؑ نے کیا وہی درست ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو اپنی زندگی کے آخری ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک عاشقانہ رنگ کا تعلق محبت تھا۔ اور حضور کا ہر فعل و حرکت انہیں دلربا معلوم ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء کی رائے سننے کے بعد اپنا فیصلہ دیا۔ اور فرمایا۔ ہمارا مذہب تو یہی ہے۔ کہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب یعنی بغیر سورۂ فاتحہ پڑھنے کے کوئی نماز نہیں ہوتی۔ نمازی امام کے پیچھے ہو۔ یا منفرد ہو ہر حالت میں اس کو چاہیئے کہ سورۂ فاتحہ پڑھے۔ مگر امام کے واسطے ضروری ہے۔ کہ جب وہ سورۂ فاتحہ بلند آواز سے پڑھے۔ تو چاہیئے کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔ تاکہ مقتدی سن بھی لے۔ اور ساتھ ساتھ خود بھی پڑھتا رہے یا ہر آیت کے بعد امام اتنا ٹھہر جائے۔ کہ مقتدی بھی اس آیت کو پڑھ لے۔ بہرحال مقتدی کو یہ موقعہ ضرور دینا چاہیئے۔ کہ وہ سن بھی لے۔ اور پڑھ بھی لے۔ سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ ام الکتاب ہے۔ لیکن جو شخص باوجود اپنی کوشش کے جو وہ نماز میں ملنے کے لئے کرتا ہے۔ آخر رکوع میں آکر ملا ہے اور اس سے پہلے نہیں مل سکا۔ تو اس کی رکعت ہو گئی۔ اگرچہ اس نے سورۃ فاتحہ اس میں نہیں پڑھی۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جس نے رکوع کو پا لیا۔ اس کی رکعت ہو گئی۔ مسائل دو طبقات کے ہوتے ہیں۔ ایک جگہ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور تاکید کی کہ نماز میں سورۂ فاتحہ ضرور پڑھیں اور اصل نماز وہی ہے۔ مگر جو شخص باوجود اپنی کوشش کے اور اپنی طرف سے جلدی کرنے کے رکوع میں آکر ملا ہے۔ تو چونکہ دین کی بنا آسانی اور نرمی پر ہے۔ اس واسطے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس کی رکعت ہو گئی۔ ایسا شخص رکوع میں ملنے والا سورہ فاتحہ کے پڑھنے کا منکر نہیں۔ بلکہ دیر میں پہونچنے کے سبب رخصت پر عمل کرتا ہے۔ میرا دل خدا نے ایسا بنایا ہے۔ کہ ناجائز کام میں مجھے قبض ہو جاتی ہے۔ اور میرا جی نہیں چاہتا کہ میں اسے کروں اور یہ صاف ہے کہ جب نماز میں ایک آدمی نے تین حصوں کو پورا پا لیا۔ اور ایک حصہ میں بسبب کسی مجبوری کے دیر میں مل سکا ہے تو کیا حرج ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ رخصت پر عمل کرے۔ ہاں جو شخص عمداً سستی کرتا ہو اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اس کی نماز ہی فاسد ہے ﴿

سبحان اللہ اس امام حکم و عدل کا فیصلہ ہر امر میں کیسا ناطق۔ اور صاف۔ اور صحیح ہے۔ اور دلوں میں گھر کرنے والا۔ اور تمام اشتبہات کو مٹا دینے والا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس امام کو اس واسطے بھیجا۔ کہ تمام اختلافی مسائل میں فیصلہ کر دے۔ اور ہر ایک اختلاف کو مٹا دے۔ اور تیرہ سو برس کے جھگڑوں کا خاتمہ کر دے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں یہ حکم ہے۔ کہ واذا قرئ القران فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔ جب قرآن شریف پڑھا جاتا ہو تو تم چپ کر کے سنو۔ اور اگر امام کے پیچھے مقتدی بھی سورہ فاتحہ پڑھے تو یہ حکم قرآنی کے سراسر خلاف ہو جائے گا۔ مگر یہ اعتراض درست نہیں۔ کیونکہ مقتدی اپنی آواز کو بلند نہیں کرتا۔ بلکہ وہ سورۂ فاتحہ کو سنتا بھی جاتا ہے اور دل میں ساتھ ساتھ دہراتا بھی جاتا ہے۔ اس لئے اس کے ایسا کرنے سے کوئی شور نہیں پڑتا۔ اور دوسرے پڑھنے اور سننے والوں کے واسطے کچھ خلل انداز نہیں ہوتی۔ اور اس پر یہ الزام نہیں لگ سکتا کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہے جو قرآن شریف پڑھا جانے کے وقت الغوا فیہ کے الزام کے نیچے آتے ہیں۔ یعنی شور مچانے والے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ طریق فرمایا ہے کہ امام ایک آیت پڑھے اور ٹھہر جائے۔ جب امام خاموش ہو۔ تو مقتدی اس آیت کو دل میں دہرا لیں۔ اس پر عمل کرنے سے تو مطلقاً کوئی اعتراض نہیں رہتا۔

نیت نماز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی کوئی نیت ظاہری الفاظ میں تکبیر اولےٰ سے قبل نہ کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ بعض حنفی مذہب کے پنجابی مسلمان کہا کرتے ہیں۔ کہ نیت کرتا ہوں میں اس نماز کی۔ نماز واسطے اللہ تعالےٰ کے دو رکعت نماز فرض وقت۔ صبح مونہہ طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔ اس قسم کے کوئی الفاظ مونہہ سے نہ بولتے تھے۔ نیت جو کچھ ہوتی تھی دل میں ہوتی تھی۔ صرف اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دیتے تھے۔ لیکن اگر کوئی اس طرح ظاہری الفاظ میں اپنی نیت کو دہراتا۔ تو آپ اسکو منع بھی نہ فرماتے تھے۔ اور یہ امر کہ رکوع میں ملنے والے کی رکعت بغیر سورۂ فاتحہ پڑھنے کے ہو گئی۔ حدیث شریف لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کے خلاف نہیں ہے کیونکہ حدیث شریف میں لفظ لا صلوٰۃ ہے۔ لا رکعت نہیں۔ جو ایک رکوع میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھ سکا۔ وہ دوسری رکعت میں ضرور پڑھے گا۔ اس طرح اس کی نماز تو سورۂ فاتحہ سے خالی نہیں رہے گی۔

رفع یدین

دونوں ہاتھوں کو ہر تکبیر کے وقت کانوں کی طرف اٹھانا جیسا کہ اکثر اہل حدیث کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا خود نہ کرتے تھے۔ صرف نماز کے شروع ہونے کے وقت دونوں ہاتھ کانوں کی طرف اٹھاتے اس کے بعد پھر کسی اللہ اکبر کہنے کے وقت ایسا نہ کرتے تھے۔ لیکن ایسا کرنے والے کو منع بھی نہ کرتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ بھی رفع یدین نہ کرتے تھے۔

بسم اللہ بالجہر

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم جب سے ہجرت کر کے قادیان میں رہنے لگے اپنی وفات تک مسجد مبارک میں امام الصلوٰۃ رہے وہ ہمیشہ سورۂ فاتحہ کی بسم اللہ بالجہر پڑھا کرتے تھے۔ لیکن حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ جب امامت کراتے۔ بسم اللہ بالجہر نہ پڑھتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جب کبھی امامت کراتے۔ بسم اللہ بالجہر نہ پڑھتے۔

آمین بالجہر

آمین بالجہر جس پر باہمی خوفناک جنگیں ہوتی رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود نہ کراتے تھے۔ لیکن جو لوگ کرتے تھے ان کو کبھی روکتے بھی نہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ کہ بعض اصحاب آمین بلند آواز سے کہہ دیتے۔ اور بعض آہستگی سے دل میں آمین کہتے اور اس کے سبب سے . . . . آپس میں کبھی جھگڑا نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ دونوں باتیں جائز ہیں۔

سجدہ

سجدہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ اور بازو بدن کے قریب رہتے تھے۔ اور کہنی فرش زمین سے بہت اٹھی ہوئی نہ ہوتی تھی۔ اور اطمینان اور آہستگی کے ساتھ سجدہ میں جاتے اور اٹھتے تھے۔ جلدی جلدی نہ کرتے تھے۔ (باقی)

اسلامی مملکت
اور
دستوریہ کے کانگرسی ممبر

منقول از روزنامہ المصلح کراچی

حال ہی میں جبکہ مجلس دستور ساز میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور انہیں زائد بنیادی حقوق دینے کی رپورٹ پر بحث شروع ہوئی تو کانگرسی پارٹی کے ممبروں نے بھی جو گذشتہ سال نومبر میں اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے تھے شرکت کی۔ اور بحث میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ کانگرسی ممبروں نے اپنی تقریروں میں اس بات پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ پاکستان کے دستور کو اسلامی دستور بنایا جا رہا ہے۔ اور پاکستان کو اسلامی مملکت قرار دیا گیا ہے۔ کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر سرلیش چندر چٹوپادھیا اور بعض دوسرے ممبروں نے اسلام کے جمہوری اصولوں پر بھی نکتہ چینی کی۔ اور اسلامی معاشرے میں ذمیوں کی حیثیت پر اعتراضات کئے۔ مسٹر چٹوپادھیا اور ان کے دوسرے ساتھیوں نے بعض دقیق اور ضمنی امور کے علاوہ جو اصولی اعتراضات کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم ذیل میں ان کو درج کر رہے ہیں

(۱) پاکستان شخصی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ قرارداد مقاصد میں کہا گیا ہے۔ کہ اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے حالانکہ جمہوری طرز حکومت میں اقتدار اعلیٰ عوام کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

(۲) پاکستان ایک جمہوری مملکت نہیں بلکہ ایک اسلامی مملکت ہے۔ جس کا مطلب ایک ایسی مذہبی ریاست ہے جس میں ملاؤں کا اقتدار ہو۔

(۳) اسلامی مملکت میں جدید طرز قانون کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ مجلس قانون ساز کا دائرہ اختیار بھی محدود ہے۔ اگر کوئی چیز قرآن و حدیث میں نہ پائی گئی۔ تو پھر وہ خلاف قانون قرار دی جائے گی۔

(۴) جمہوریہ پاکستان کے ساتھ جب تک "اسلامی" کا لفظ لگا ہوا ہے۔ اقلیتوں کو "شہری" نہیں سمجھا جا سکتا۔ ان کے لئے ذمی اور معاہد کا درجہ ہے۔ اور وہ اکثریت کے رحم و کرم پر ہیں۔

(۵) اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کو کم تر حقوق دیئے جائیں گے۔ اگر اقلیتوں کو مجلس قانون ساز کوئی زائد حق دے بھی تو قرآن و سنت کی رو سے اسے چیلنج کیا جا سکے گا۔

(۶) صدر مملکت کے لئے مسلمان ہونے کی شرط رکھی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور امتیاز کیا ہو سکتا ہے۔ بھارتی آئین میں ایسا کوئی امتیاز نہیں۔

(۷) اقلیتوں کو کسی قسم کے دستوری تحفظ کی ضرورت نہیں

کانگرسی ممبروں کے یہ اعتراضات ہم نے قریباً قریباً انہی کے الفاظ میں خلاصۃً درج کر دیئے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ان میں سے اکثر اعتراضات صرف کانگرسی ممبروں کی غلط فہمیوں اور اسلام کی تعلیم سے ناواقفیت پر مبنی ہیں۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض اعتراضات کو انہوں نے محض جوش خطابت میں عمداً منطقی مغالطے دے کر پیش کرنا چاہا ہے۔ اور خواہ مخواہ ایسے غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ جس کی اس مرحلہ پر چنداں ضرورت نہ تھی۔

کانگرسی ممبروں کے اعتراضات اپنی جگہ پر کوئی خاص حقیقت نہیں رکھتے۔ اس سے پہلے بھی کئی بار اخبارات اور دوسرے مختلف طریقوں سے یہ اعتراض عوام میں آ چکے ہیں۔ اور ان کے جوابات بھی دیئے جا چکے ہیں۔ اب بھی مجلس دستور ساز کے بعض ممبروں نے کانگرسی ممبروں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ممکن ہے کہ کانگرسی ممبر اگر دیانتداری کے ساتھ ان پر غور کریں۔ تو ان کے طرز عمل میں کوئی اچھی تبدیلی پیدا ہو جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ کانگرسی ممبروں کے ذہنوں میں اگر انہیں اسلام سے خدا واسطے کا بیر نہیں۔ تو اختلاف مذہب کی وجہ سے اسلام کے متعلق ایک بھیانک اور نہایت غلط تصور ہے۔ اسلامی حکومت کا تصور کرتے وقت ان کے سامنے "ملاؤں کی حکومت" کا نقشہ آ جاتا ہے۔ اور وہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ایسا ہو گیا۔ تو ان کے تمام حقوق مذہبی تعصب کی نذر ہو کر بالکل کچلے جائیں گے۔ اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہو گا۔ اسی بناء پر ان کے دماغوں میں اس قسم کے خدشات ابھرتے ہیں۔ اور وہ اسلامی جمہوریت پر اعتراضات کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں بے شک گذشتہ بعض ادوار میں بعض شخصی حکومتوں کو اسلامی مملکت کے ناموں سے پکارا جانے لگ گیا تھا۔ اور بعض جگہوں پر ملاؤں کے اقتدار کو بھی اسلامی سلطنت کہہ دیا گیا تھا اور در اصل انہی کی برائیوں سے آج اسلامی مملکت کا مفہوم غیر مسلموں کی نظروں میں بگڑا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن اصل حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے صحیح اسلامی حکومت میں قطعاً ملاؤں یا مذہب کے کسی ایسے اجارہ دار طبقہ کا کوئی مقام نہیں ہے اور ان کو ہرگز کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ بلکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب اور دین ہے۔ جو مذہبی اور سیاسی طور پر تمام افراد کو برابر کے حقوق دیتا ہے اور ان لوگوں کو جو عقیدۃً اسلام کے دائرہ میں داخل نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ زیادہ فیاضی کا برتاؤ کرتا ہے۔ اگر مسٹر چٹوپادھیا یا ان کے ساتھیوں کو کوئی اعتراض ہونا چاہیئے تو اسلامی مملکت کی کسی غلط تعبیر پر ہونا چاہیئے۔ نہ کہ اسلامی مملکت پر جس میں تمام ایسے خدشات کو سرے سے غلط اور ناممکن قرار دیا ہے۔ ہمارے خیال میں تو کانگرسی ممبروں کو اسلامی مملکت کی مخالفت کرنے کی بجائے صحیح اسلامی مملکت کا مطالعہ خود کرنا چاہیئے تھا۔ اسلئے کہ در اصل یہی وہ نظام حکومت ہے۔ جو آج ہر قسم کے انسانی جمہوری نظام سے بڑھ کر ہے۔ اور جو فرد کو اس کی ہر قسم کی سماجی۔ معاشی۔ سیاسی اور مذہبی آزادی کی پوری پوری ضمانت دیتا ہے۔ اور ہر شخص کو اس کی حدود میں پوری ترقی اور پورے نشوونما کے مواقع بہم پہنچاتا ہے۔

اگر اسلامی مملکت کا غلط تصور ہمارے کانگرسی ممبروں کے ذہنوں میں نہ ہوتا تو یقیناً ان کی طرف سے ایسے بھونڈے اعتراضات نہ ہوتے۔ اسی طرح ان کا یہ کہنا بھی کتنا مضحکہ خیز ہے۔ کہ پاکستان ایک شخصی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ قرارداد مقاصد میں کہا گیا ہے کہ اقتدار اعلیٰ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ حالانکہ جمہوریت یہ ہے کہ اقتدار اعلیٰ عوام کے ہاتھ میں ہے یہ طرز استدلال بھی نہایت عجیب ہے۔ اور سوائے اس کے کہ ایک منطقی مغالطہ دے کر بات پیدا کرنا چاہی ہے اور کیا ہے۔ اقتدار اعلیٰ کے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونے کے یہ معنے نہیں کہ عوام اس سے محروم ہو جائیں گے۔ اگر کانگرسی ممبر اپنے مذہب اور انسانی فطرت کی رو سے بھی خدا اور بندے کی نسبت کو سمجھنے کی کوشش کرتے۔ تو یہ اعتراض ہرگز ان کی زبانوں پر نہ آتا۔ ہندو مذہب بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ اصل قادر و مقتدر تو خدا تعالیٰ کی ہی ہستی ہے۔ اور اس ساری کائنات پر اقتدار اعلیٰ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ عوام اور انسان تو خدا کے خلیفے ہیں۔ انکو بھی اس دنیا میں اقتدار اعلیٰ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن براہ راست نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ ہی کے توسط سے اس نے تو انسان اور بنی آدم کو پیدا ہی اسلئے کیا کہ وہ سارے اقتدار کو اسکے سپرد کرے۔ اور انسان اسکے تمام اخلاق و صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ یہ ایک نہایت لطیف روحانی اور دینی نقطۂ نگاہ تھا۔ لیکن افسوس کہ کانگرسی ممبروں نے عمداً اس کی تہ تک جانے کی کوشش نہیں کی۔ اور الٹا اپنی عقل و فہم اپنے مذہبی نظریات کا مذاق اڑایا ہے۔ اس بات کے تسلیم کرنے کے باوجود کہ اقتدار اعلیٰ خدا کے ہاتھ میں ہے عوام کے اقتدار پر عملاً کوئی ایسا اثر نہیں پڑتا جس پر کانگرسی ممبروں کے حقوق غصب ہو جائیں بلکہ اس نقطۂ نگاہ سے کہ اصل اقتدار اسکے ہاتھ میں ہے۔ اور عوام کے سپرد تو یہ ایک امانت ہے۔ عوام اس اقتدار کا صحیح استعمال کریں گے اور یقیناً ایک اچھی روح کے ساتھ اس عمل کے بہترین نتائج ظاہر ہوں گے۔ اور پھر سوچنے کی بات ہے کہ قرارداد مقاصد میں اس تصریح کے باوجود یہ کہاں ذکر ہے کہ کوئی خاص فرد خدا کا نمائندہ ہو کر اقتدار اعلیٰ کو سنبھال لیگا۔ شخصی حکومت اور ڈکٹیٹر شپ کا تصور تو ہندو ممبروں کے ذہن میں تب پیدا ہوتا۔ اگر اس قسم کا کہیں ذکر ہوتا۔ بلکہ وہاں تو تمام عوام کو اس کا اہل اور ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ اور کم از کم ان اصولوں کی روشنی میں تو کسی شخصی حکومت کا تصور بھی پیدا نہیں ہو سکتا اس کے باوجود یہ کہنا کہ قرارداد مقاصد کی رو سے اسلامی مملکت سے مراد کسی شخصی حکومت کا قیام ہے۔ محض ضد اور جذبہ مخالفت کا اظہار ہے اور کچھ نہیں۔

دستوریہ کے کانگرسی ممبروں کا یہ اعتراض بھی حقیقت پر مبنی نہیں کہ پاکستان ایک جمہوری مملکت نہیں بلکہ ایک اسلامی مملکت ہے۔ جس کا مطلب ایک ایسی مذہبی ریاست ہے۔ جس میں ملاؤں کا اقتدار ہو۔ ہم اوپر بھی اسکے متعلق ضمناً عرض کر چکے ہیں۔ کہ در اصل ہمارے ہندو کانگرسی ممبروں کو اسلام کی اصل تعلیم سے چونکہ واقفیت نہیں۔ اس لئے یہ اعتراض ان کی زبانوں پر آ رہا ہے۔ ورنہ فی الحقیقت کسی اسلامی مملکت سے یہ ہرگز مراد نہیں۔ کہ وہاں جمہوریت کے اصولوں سے ہٹ کر کسی خاص طبقہ کو حکمران بنا دیا جائے گا۔ اور خصوصاً ملاؤں کو ہم نے پہلے ہی کہا ہے۔ کہ بے شک ازمنہ وسطیٰ کی بعض عیسائی سلطنتوں میں اور اسلام کے بھی کچھ درمیانی دور میں ایسی شخصی حکومتیں رہی ہیں۔ جنہوں نے اپنی حکومتوں کو مذہبی حکومتوں کا نام دے دیا تھا۔ اور اسی طرح مذہبی گروہ بندیوں کی وجہ سے چند مذہبی علماء کو بھی وقتاً فوقتاً اقتدار حاصل رہا ہے۔ اور انہوں نے مذہب کے نام پر بعض ناروا کارروائیاں بھی کی ہیں۔ لیکن کون کہتا ہے کہ وہ حقیقت میں مذہبی یا اسلامی مملکتیں تھیں۔ ایسی مملکتیں بنیادی طور پر مذہب اور اسلام کے خلاف تھیں۔ اور ہمارے نزدیک مذہب کو بدنام بھی انہوں نے کیا ہے۔

بہرحال یہ کوئی آج سے ہزار یا دو ہزار سال قبل کی باتیں ہیں۔ عیسائیت کی تھیاکریسی اور پاپائیت اور اسلام کی ملائیت کا وہ دور اب نہیں رہا۔ اب جمہوری قدریں کسی اور رنگ میں بیدار ہو چکی ہیں۔ اور بے شک "اسلامی مملکت" کا صحیح نقشہ اب بھی بعض بنیادی تبدیلیوں کے بغیر معرضِ وجود میں نہیں آسکتا۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ کہ قرارداد مقاصد میں بیان کردہ اصولوں اور ضمانتوں کے بعد یہاں قائم ہونے والی "اسلامی مملکت" میں بھی کم از کم اب پہلے جیسی خرابیاں ہرگز پیدا نہیں ہوں گی۔ بے شک یہ بھی درست ہے کہ ہمارے ملک میں بھی بعض اقتدار پسند سیاسی عناصر اپنی بدنام کن سابقہ خطوط پر ابھرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور قدیم ملائیت کی طرح وہ بھی مذہب اور اسلام کا نام لے کر اقتدار کی کرسیوں پر آنے کے لئے بے قرار و مضطرب ہیں۔ اور غالباً ایسے ہی لوگوں کی ان کارروائیوں سے متاثر ہو کر مسٹر چٹو پادھیا بجا طور پر اپنے خدشات کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن ہم مسٹر چٹو پادھیا اور ان کے کانگرسی ساتھیوں کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ پاکستان کی مملکت میں جس حد تک بھی ہوگا۔ صحیح اسلامی اصول ہی نشوونما پائیں گے۔ اور وہ ایسے اصول ہیں۔ جو ہندومت یا دوسرے مذاہب کی طرح عوام کو خاص طبقات میں خاص حقوق و فرائض کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے۔ بلکہ ہر فرد کو مساوی حقوق اور آزادی عطا کرتے ہیں۔ ایسے عناصر جو مذہب کے نام پر اپنی سیاسی اغراض بروئے کار لانے کے خواہاں ہیں۔ مسٹر چٹو پادھیا اور ان کے ساتھی دیکھتے ہوں گے۔ کہ عوام ان کو ناپسند کرتے اور ان سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اگر ہمارے کانگرسی ممبر بصیرت سے کام لیں۔ تو انہیں اندازہ ہو جائے گا۔ کہ ایسے عناصر آئندہ قطعاً پرورش نہیں پا سکیں گے۔

ہم یہاں ایک اور غلط فہمی کا ازالہ بھی کر دیں۔ کہ اسلامی دستور یا اسلامی مملکت کا قیام کسی ایسے نیم مذہبی اور سیاسی گروہ کے مطالبہ پر نہیں ہو رہا۔ بلکہ خود پاکستان کے عوام کی خواہش اور حکومت کی منشا کے مطابق ایسا ہو رہا ہے۔ ممکن ہے مسٹر چٹو پادھیا یہ بھی کہہ دیں۔ کہ ایسے عناصر ختم نہیں ہوں گے کیونکہ "اسلامی دستور" یا "اسلامی مملکت" کا قیام خود ان لوگوں کے مطالبہ پر ہو رہا ہے۔ اور پاکستان کے عوام یا حکام ان ملاؤں کے دباؤ میں آ کر کر رہے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود ہم مسٹر چٹو پادھیا اور ان کے ساتھیوں سے یہی عرض کریں گے۔ کہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ وہ اسلامی مملکت کے وجود میں کیڑے نکالنے شروع کر دیں۔ انہیں جن امور سے خدشات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کی مذمت کریں۔ اور ان کی اصلاح کے لئے دستوریہ کے ممبروں سے مطالبہ کریں۔

یہ کہنا بھی نافہمی ہے۔ کہ اسلامی مملکت میں جدید طرز قانون کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ مجلس قانون ساز کا دائرۂ اختیار بھی محدود ہے۔ اگر کوئی چیز قرآن و حدیث میں نہ پائی گئی۔ تو پھر وہ خلافِ قانون قرار دی جائیگی۔ ایسا ہرگز نہیں۔ یہ بھی ایک بھاری مغالطہ ہے۔ قرآن و سنت یا حدیث میں بے شک دنیا کی ہر چیز اور ہر قانون کا ذکر نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہم اس رنگ میں اسے پیش کرتے ہیں۔ قرآن و سنت اور حدیث بعض خاص امور کے علاوہ بنیادی طور پر ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ ان سے ایسے اصول ہمارے سامنے آتے ہیں۔ جن کی روشنی میں ہم دنیا کا ہر مسئلہ حل کر سکتے ہیں۔ اور یہ بجائے خود اسلام کے مکمل اور اکمل اور صادق ہونے کی دلیل ہے۔ پس اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ اگر کوئی چیز قرآن و حدیث میں نہ پائی گئی۔ تو وہ خلاف قانون ہوگی۔ کئی چیزیں ایسی ہوں گی۔ جن کا ذکر قرآن و حدیث میں نہیں ہوگا۔ لیکن وہ ان اصولوں سے نہیں ٹکرائیں گی۔ ایسا ہر قانون اسلامی آئین کا حصہ بن سکے گا۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہوگا۔ کہ مجلس قانون ساز کا دائرہ اختیار بھی محدود ہے۔ اور اسلامی مملکت میں جدید طرزِ قانون کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ جدید طرز قانون میں سے جو بھی اچھی چیز ہوگی۔ ہم اسے قبول کریں گے۔ اور ہماری آئندہ ضروریات کے لئے بھی جن اصولوں کی ہمیں ضرورت ہوگی۔ ہم ان کو وضع کریں گے۔ اور اپنے آئین و دستور کا حصہ بنا سکیں گے۔ ہاں جو چیز قرآن و حدیث کے خلاف ہوگی۔ وہ بہرحال مجلس دستور ساز کے دائرہ اختیار میں نہیں ہوگی۔ اور یقیناً مسٹر چٹو پادھیا بھی یہ گوارا نہیں کریں گے کہ خلافِ اخلاق اور خلافِ انصاف اصولوں کے وضع کرنے کے لئے بھی دستوریہ کو اختیارات مل جائیں۔ اسی طرح یہ خدشہ بھی درست نہیں۔ کہ اگر اقلیتوں کو مجلس قانون ساز کوئی زائد حق دے تب بھی قرآن و سنت کی رو سے اسے چیلنج کیا جائے گا۔ "زائد حقوق" دینے اور حسن سلوک کی تلقین تو خود قرآن و حدیث نے کی ہے۔ ہاں اگر کوئی "ناجائز زائد حق" دے دیا جائے۔ اور خواہ وہ کسی کو دے دیا جائے۔ تو یقیناً قرآن و حدیث کی رو سے ہر فرد اس کو چیلنج کر سکے گا۔

جہاں تک اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کے حقوق کا سوال ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اول تو کوئی خاص فرق ہے ہی نہیں۔ پاکستان میں ایک مسلم کی ذمہ داریاں ملکی طور پر جس طرح ہیں۔ اسی طرح ایک غیر مسلم کی ہیں۔ جو حقوق مسلم کے ہیں۔ وہی حقوق غیر مسلم کے ہیں۔ صرف رہ سہہ کر ایک فرق ہے۔ اور کانگرسی ممبروں نے اس کا ذکر بھی کیا ہے یعنی مملکت کا صدر مسلمان ہوگا۔ تو اس کے متعلق بھی اس سے پہلے کافی بحث ہو چکی ہے۔ دوسرے ملکوں کی مثالیں بھی دی جا چکی ہیں۔ اگر کانگرسی ممبر دیانتداری کے ساتھ قیام پاکستان کی جدوجہد اور مسلمانوں کے مطالبات اور اس دوران میں اپنی روش ان تمام امور پر غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ حق و انصاف سے قطع نظر پھر بھی ایسا کرنے کا ہمیں حق تھا۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ جن نظریات پر ہم نے ایک مملکت کا مطالبہ کیا تھا۔ اور اب ان پر اپنی مملکت کی بنیادیں استوار کر رہے ہیں۔ ان کی سربراہی ایک غیر مسلم کر ہی کیسے سکتا ہے۔ یقیناً اگر ہندوستان میں ایسے حالات ہوتے اور وہاں کسی مسلمان کے صدر بننے کا ذرہ بھر بھی امکان ہوتا۔ تو وہاں بھی ایسا قانون بن کر رہتا۔ آخر کانگرسی ممبروں کو ان حالات سے بھی آنکھیں بند تو نہیں کر لینی چاہئیں۔ ویسے صدر کے علاوہ وہ مملکت کا بڑے سے بڑا عہدہ اور ذمہ داری سنبھال سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ وزیر اعظم بھی ہو سکتے ہیں۔ پس یہ اعتراض بھی ایک جذباتی نوعیت کا ہے۔ اگر کانگرسی ممبر خود غور کریں۔ تو ان کے دل ہی ان کو صحیح طور پر مطمئن کر دیں گے۔

آخر میں کانگرسی ممبروں نے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ اقلیتوں کو پاکستان میں کسی قسم کے دستوری تحفظ کی ضرورت نہیں۔ وہ محض اپنی ضد کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں۔ ورنہ دستوری تحفظ کے معنی ہی یہی ہیں۔ کہ ان کے لئے ان کے حق سے زیادہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور پھر اس کی پوری حفاظت بھی کی جائے گی۔ اسلامی مملکت کا بہتر ثمر جو انہیں مل سکتا ہے۔ بقول مسٹر بردہی ایک نادان بچے کی طرح جو ضد میں اپنا ناشتہ نہ لے وہ اس سے انکار کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی مثال انہوں نے دی ہے۔ لیکن ہمارے کانگرسی ممبر یہ نہیں دیکھ رہے۔ کہ وہاں اقلیتوں پر بیت بھی کیا رہی ہے۔ اگر ہندوستان میں اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہوتی۔ تو یقیناً آج لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں اور دوسرے اقلیتی فرقوں کو ان مصائب کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

ہمارے خیال میں کانگرسی ممبروں کو "اسلامی مملکت" کے وجود پر اعتراض کرنے کی بجائے کھل کر ان خدشات کا اظہار کرنا چاہیئے، جو ان کے اذہان میں پرورش پا رہے ہیں۔ اور دستوریہ کو بھی ان کے صحیح جواب دے کر انہیں مطمئن کرنا چاہیئے۔ آج ہمیں پھر موقعہ ملا ہے۔ کہ دنیا کے سامنے ایک "اسلامی مملکت" کا وجود پیش کریں۔ اگر اس کے صحیح تصویر کے پیش کرنے میں ہم سے ذرا بھی کوتاہی ہوئی۔ تو جس طرح پہلی ایسی سلطنتیں اسلام کے دامن پر غلط فہمیوں کے داغ چھوڑ جاتی رہی ہیں۔ اور آج تک ان کا ازالہ نہیں کیا جا سکا۔ ہم بھی اسی طرح کرنے والے ہوں گے۔ اور ہمارا حشر بھی ویسا ہی ہوگا۔

ہم نے قدر مشترک کے طور پر ان تمام اعتراضات کی بنیاد یہی سمجھی ہے۔ کہ کانگرسی ارکان جو ہندو بھی ہیں۔ اسلام کی تعلیم اور اس کے مملکتی اصولوں سے واقف نہیں ہیں۔ ان کے ذہنوں میں "اسلامی مملکت" کا ایک غلط نقشہ آ جاتا ہے۔ جو دراصل اس کا نقشہ نہیں ہے۔ وہ "اسلامی مملکت" کو "ملاؤں کی حکومت" خیال کرتے ہیں۔ جس میں ان کی روایاتی تنگ نظری تعصب اور تشدد کے سوا کچھ نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہم نے علمی اور فلسفیانہ طور پر تو ان کے ان خدشات کی تردید کر دی ہے۔ لیکن سوال صرف علمی لحاظ سے اصولوں کے اچھا ہونے کا نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا ہم انہیں عملی صورت بھی دے رہے ہیں؟ اگر مسٹر چٹو پادھیا یا ان کے ساتھیوں کو یہ کہہ بھی دیا جائے۔ اور وہ یہ تسلیم بھی کر لیں۔ کہ اسلامی مملکت کے اصول ہر نظام مملکت سے بہتر ہیں۔ تو کیا ان کے خدشات ختم ہو جائیں گے۔ جبکہ وہ یہ سمجھ رہے ہوں۔ کہ عملاً ان اصولوں کا کوئی خیال نہیں رکھا جا رہا۔ بلکہ اس کے برعکس وہی روایات دہرائی جا رہی ہیں۔ یا دہرائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جو کسی وقت ملاؤں کی حکومتوں اور بدنام مذہبی سلطنتوں کے ساتھ وابستہ رہی ہیں۔ کیا ہمارے ہاں ایسے ہی عناصر برسر اقتدار آنے کے لئے نہیں کلبلا رہے ہیں۔ جو مذہب کے نام پر تشدد و تنگ نظری کو روا و مستحسن خیال کرتے ہیں۔ جو اسلامی رواداری سے ہٹ کر اندھے تعصب کی اشاعت میں اپنی بھرپور طاقتیں صرف کر رہے ہیں۔ جو ذرا سے اختلاف پر بھی دوسرے کو گردن زدنی ٹھہرانے کے سوا کسی کمتر سزا کو کافی ہی نہیں سمجھتے۔ جو خود مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑا کر اپنا نہیں اپنے دشمنوں کا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ جو خالصتہً مذہب کے نام پر اشتعال دلاتے اور اسی کے نام پر پیسے بٹورتے۔ چندے کھاتے اور اپنی لیڈریاں چمکاتے ہیں۔

یہ صورت حال اگر قائم رہے۔ تو کیا مسٹر چٹو پادھیا کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ "اسلامی مملکت" کے سابقہ تصور ہی کو ذہن میں لائیں۔ اور اپنی ہمت و مقدور کے مطابق اس کی مخالفت کریں۔ اگر "اسلامی مملکت" کے یہی خدوخال ہوں۔ جنہیں بعض سیاسی و نیم مذہبی عناصر اپنے خواہشاتی طرزِ فکر کے مطابق پاکستان میں ابھارنا چاہتے ہیں۔ تو یقیناً غیر مسلم کیا ہر مسلم کو حق ہے۔ کہ وہ ان نظریات کو چیلنج کرے۔ اور "اسلامی مملکت" کی صحیح تصویر کا مطالبہ کرے۔ اگر ہم نے کسی غفلت سے آج بھی ان نظریات کو برداشت کر لیا۔ اور بروقت ان کا انسداد نہ کیا۔ تو ہماری یہ سب سے بڑی بدقسمتی ہوگی۔ آج ایک لمبے اور طویل عرصے کے بعد خدا کی قدرت نے مسلمانوں کو ایک خود مختار اور آزاد خطۂ زمین عطا فرمایا ہے۔ جو صرف اس غرض کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ کہ یہاں ہم اپنے دین و مذہب اور ثقافت و تمدن کی برتری کا اعلیٰ اور مثالی نمونہ پیش کر سکیں۔ اگر یہاں بھی ہم اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور ہمارے اعمال و افعال

226

پر بھی بدنام ملائیت کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ تو یقیناً یہ ان مذہبی اسلامی سلطنتوں سے مختلف نہیں ہوگا۔ جو آج تک مسلموں اور غیر مسلموں کی نظریں بدنام چلی آ رہی ہیں۔ اور جو اسلام کے امن و رواداری اور صلح جوئی اور محبت کے اصولوں کو بری طرح مسل رہی ہیں۔ ہمیں بھی ایسا ہی دیکھ کر باقی دنیا کی نظروں میں اسلام کے متعلق ان غلط فہمیوں کی توثیق ہو جائے گی اور وہ یہ ہرگز تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے کہ اسلامی مملکتی اصول ہی دنیا کے لئے بہترین اور کامیاب اصول ہیں۔ پاکستان اسلامی اصول مملکت کے آزمانے کے لئے ایک تجربہ گاہ ہے۔ اس تجربہ پر آئندہ اسلامی اصولوں کی ترقی و تبلیغ کا انحصار ہے۔ اگر پاکستانی مسلمان نے اس حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی اور اپنے اس فرض کو پہچانا تو یقیناً یہ اصول کامیاب ہی ثابت ہوں گے۔ اور پاکستان میں ان اصولوں کی کامیابی ساری دنیا میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا موجب ہوگی۔ لیکن اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہوا تو ہم بلا جھجک کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے اعمال سے اسلام کے متعلق اور زیادہ غلط فہمیاں بڑھتی جائیں گی اور دنیا اسلام سے اور زیادہ دور ہوتی جائے گی اور یہ ایک ایسا فعل ہوگا۔ جس کی سزا ہم یہاں بھی اور آخرت میں بھی بھگتیں گے۔

اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کا زیر تدوین دستور اب آخری مرحلوں پر ہے اس کے بعد ملک میں انہی خطوط پر نئے انتخابات بھی ہونے والے ہیں۔ ہمارے ملک کے ہر بالغ کو ووٹ کا حق دیا گیا ہے۔ وہ ملک کی حکومت میں برابر کا شریک ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اس دستور کو صحیح اسلامی دستور اور اس مملکت کو صحیح اسلامی مملکت ثابت کرنے کی کوشش کرے اور ہر ایسے فرد کو ٹھکرا دے جو اپنے عمل یا قول سے ان اصولوں کی اب بھی خلاف ورزی کر رہا ہے یا آئندہ جس سے توقع ہو سکتی ہے۔

ہمارے عوام اور حکام ہر سب پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے انفرادی اخلاق کو بھی اسلامی مملکت کے افراد کے اخلاق کے شایان شان بنائیں۔ اگر ہم نے اپنے ملک کا نام اسلامی ملک رکھ بھی لیا۔ لیکن ہمارے اعمال سے اسلام کا نمونہ ظاہر نہ ہوا۔ تو یہ دوہرا گناہ اور دوہری ذمہ داری ہوگی۔

یہ امر نہایت قابل غور ہے کہ ہمارے ملک میں مذہب کے انتہا پسند عنصر کی وجہ سے جو مذہب کو اس کی صحیح تعلیم کے ساتھ عقل و فہم کی روشنی میں پیش کرنے سے قاصر ہے ایک ایسا طبقہ بھی پیدا ہو رہا ہے۔ جو مذہب کو کلیۃً خیرباد کہنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ یہ دونوں طبقے اپنی اپنی جگہ پر اسلامی اصولوں کی نشوونما کے لئے خطرناک ہیں۔ جس طرح آج ملا ہمارے دین کو غلط رنگ میں پیش کر کے بدنام کر رہا ہے۔ اسی طرح ایک "بے دین" شخص بھی اسلام کا مذاق اڑا کر ان اصولوں کو ناکام ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے دونوں غلطی پر اور سخت غلطی پر ہیں اور افراط و تفریط کی مثالیں ہیں۔ اسلام عقل و فکر کا مذہب ہے۔ وہ ہر زمانے اور ہر دور اور ہر جگہ کے لئے کامیاب اصولوں کا حامل ہے۔ ضرورت صرف اتنی ہے کہ ہمارے عوام انہیں سمجھنے اور اپنی زندگیوں پر وارد کرنے کی کوشش کریں۔ اور پورے فکر اور پوری عقل سے کام لیں۔

اخبارات اور عوامی اداروں کا فرض ہے کہ ایسے اہم امر میں صرف عوام کی ترجمانی کا حق ادا ہی نہ کریں۔ وہ عوام کی رہنمائی بھی کریں۔ آنے والا مرحلہ ہمارے لئے ایک امتحانی مرحلہ ہوگا۔ اور جدوجہد پاکستان کے اصل غایت اور اسلامی اصولوں کی برتری۔ کے ظاہر ہو سکنے یا نہ ہو سکنے کا فیصلہ ہوگا۔ ہماری ذرا سی غلطی ہمیں ہمیشہ کے لئے ختم کر کے رکھ سکتی ہے۔ ہماری معمولی سی احتیاط ہمیں زندہ جاوید اور اپنے مقاصد میں کامیاب و کامران بنا سکتی ہے۔

روس فوری طور پر ۲۲۵ مسلح ڈویژن میدان میں لا سکتا ہے

ہانگ کانگ ۳ ستمبر۔ برطانوی حزب مخالف کے قائد مسٹر اٹیلی نے ماؤزے تنگ کی وساطت سے مالنکوف سے اپیل کی ہے۔ کہ تخفیف اسلحہ کے لئے ایک مثال قائم کریں۔ دنیا کے مسلح ترین ملک کی حیثیت سے روس اگر فوجوں کی تعداد کم کر دے۔ تو اس سے تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں دوسروں کی مؤثر حوصلہ افزائی ہوگی۔

مسٹر اٹیلی نے ماؤزے تنگ سے یہ اپیل ماسکو روانہ کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس سے فوراً پہلے حکومت برطانیہ کی طرف سے انکشاف کیا گیا تھا کہ روس اور اس کے طفیلی ملکوں کے پاس چین کو چھوڑ کر بہت زیادہ فوجی قوت جمع ہو چکی ہے تازہ ترین اطلاع ہے۔ کہ روس فوراً ہی ۲۲۵ مسلح ڈویژن میدان میں لا سکتا ہے اور جلد ہی اس تعداد کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

مسٹر اٹیلی نے لیبر پارٹی کے وفد کے ساتھ ابھی ابھی اشتراکی چین کا دورہ ختم کیا ہے ان کا بیان ہے کہ وہ نئے چین کے متعدد عوامل سے کافی متاثر ہوئے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہاں ہر چیز بالکل درست ہے۔

چینی بڑی بے تکلفی سے اپنی کوتاہیاں بیان کرنے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی ضرورت کا اظہار کرتے رہے۔

چین میں ٹریڈ یونین ازم کی بابت انہوں نے بتایا کہ چین میں یہ محض زیادہ پیداوار کے لئے حکومت کی آلہ کار ہے

ایک یہودی عورت کی قیادت میں حکومت مصر کا تختہ الٹنے کی سازش

قاہرہ ۳ ستمبر۔ مصر کے سپریم فوجی ٹریبونل نے آج رات دو عورتوں اور ۱۹ آدمیوں کو حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے جرم میں ایک سال سے آٹھ سال تک قید کی سزائیں دیں۔ سزا پانے والوں میں ڈاکٹر، طلبا اور وکیل بھی شامل ہیں

اس سازش کو "سرخ مقدمے" کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس کی سماعت ۳۱ مئی کو شروع ہوئی تھی سزا پانے والی عورتوں میں سے ایک کا نام مس کیمیلے میمی ہے اسے ۱۰۰ پونڈ جرمانہ اور آٹھ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔ مس مارسے لدوز ہینخال کو ۸۰ پونڈ جرمانہ اور پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے

شاہ فاروق کے سابق محافظ دستے کے کپتان مصطفےٰ الکمال صدقی کو ۵۰ پونڈ جرمانہ اور پانچ سال قید بامشقت کی سزا ملی ہے۔

کرنل ناصر وزیر اعظم مصر نے ان سزاؤں کی توثیق کر دی ہے۔

حکومت کے خلاف سازش کرنے کے جرم میں مصر کی ایک اور سیاسی پارٹی متحدہ قومی محاذ کے سولہ آدمیوں پر بھی مصری فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کمیونسٹوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کی جو سازش کی تھی اسکی کرتا دھرتا ایک یہودی عورت ہے۔ جو اسرائیل کے اشارے پر مصر میں بغاوت پیدا کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔

روس میں مذہب کیخلاف نئی مہم جاری کیجارہی ہے

لندن ۳ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کریملن اپنی مخالف مذہب مہم کے تحت دو طویل المیعاد پروگرام تیار کر رہا ہے۔ جن کا مقصد بالغوں اور نوجوانوں کو مذہب سے بیگانہ کرنا ہے۔

بالغوں کے لئے سائنس کی توضیح کرنے والے ایک مقتدر اشتراکی ادارہ نے سائنسی نقطۂ نظر سے مادیت کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ جو ۶ ماہ تک جاری رہے گا۔ نوجوانوں کے لئے وزارت تعلیم نے تمام اساتذہ کو حکم دیا ہے کہ نئے سال سے مضامین پر مادی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی جائے۔

بالغوں کے لئے مخالف مذہب مہم کا اہتمام سیاسی اور سائنسی علم کو فروغ دینے والی آل یونین سوسائٹی کر رہی ہے۔ سلسلہ تقریر کا آغاز اگلے ماہ ماسکو سے ہوگا۔ جس میں تخلیق آدم اور قدرت زندگی اور موت کی حقیقت اور انسان کی حقیقت کی "اشتراکیوں کے الفاظ میں" تشریح کی جائے گی"

ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اس پروگرام کو وسیع پیمانے پر چلانے کی حتی الامکان کوشش کی جا رہی ہے۔ ممتاز اشتراکی سائنس دان تقریر کرنے کے لئے حاصل کئے جا چکے ہیں ان کی تقریروں کو کتابچوں کی شکل میں شائع کر کے ملک بھر میں تقسیم کیا جائے گا۔

نوجوانوں کے لئے مہم کے بارے میں سوویت وزیر تعلیم نے کہا کہ اشتراکی شعور اور الحاد کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

دوائی فضل الٰہی ایسے گھر جو اولاد نرینہ سے محروم ہوں۔ اور لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے لئے اس کا استعمال بفضل خدا بے حد مفید ہے سینکڑوں تجربے ہو چکے ہیں۔ قیمت مکمل کورس ۱۶/۸ روپے

دوائی خانہ آبادی ایسی مستورات جو اولاد سے محروم ہوں۔ حمل قرار نہ پاتا ہو۔ کمزوری قلب کی شکایت ہو یا اکٹرا جیسی مرض میں مبتلا ہوں۔ اسی بیماری کی وجہ سے دماغ پریشان ہوں تو اس کا استعمال بے حد مفید ہے یہ دوا مرد اور عورت دونوں کو استعمال کرنی پڑتی ہے۔ قیمت سو گولی دس روپیہ۔

کئی گھر اس دوا کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں

پتہ ملنے کا:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ

احمدیت کے خلاف

پانچ اعتراضات

معہ جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

اردو انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

اٹھرا (رجسٹرڈ) حب اسقاط حمل کا مجرب علاج۔ فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل کورس گیارہ تولے پونے چودہ روپے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے تیرہ ہزار روپے کے عطیات

منٹگمری ۳ ستمبر: ستر ہزار روپے کی ایک تھیلی مشرقی بنگال فلڈ ریلیف فنڈ کے لئے کل سردار عبدالحمید خان دستی وزیر زراعت پنجاب کو ایک اجلاس میں پیش کی گئی۔ اس اجلاس میں سربرآوردہ کارخانہ دار تاجر اور دیگر ممتاز باشندے موجود تھے۔ اور یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر منٹگمری کے زیر اہتمام ہوا۔ ضلع منٹگمری کے صاحب ثروت لوگوں سے بالخصوص اور دیگر لوگوں سے بالعموم اپیل کرتے ہوئے کہ وہ پاکستان کے دوسرے حصے کے اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے فراخدلی سے چندہ دیں سردار صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ آپ لوگ خدمت خلق اور قربانی کی جو شاندار روایات رکھتے ہیں۔ ان کے پیش نظر میں امید رکھتا ہوں۔ کہ ضلع منٹگمری حسب معمول صوبے کے دیگر اضلاع کے لئے اس کار حسنہ میں پیشرو ثابت ہوگا۔ اور سب سے بڑھ چڑھ کر روپیہ جمع کرے گا۔ ہم اپنے مشرقی بنگال کے بھائیوں کے دکھ میں بھی برابر کے شریک ہیں اور خوشی میں بھی۔ اور ہم دنیا پر یہ واضح کر دکھائیں گے۔ کہ پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان جو فاصلہ ہے ہمارے مشترکہ اور برادرانہ روابط میں کبھی فرق نہیں آسکتا۔"

بدھ کو سردار عبدالحمید خان دستی نے مظفر گڑھ میں ڈسٹرکٹ فلڈ ریلیف کمیٹی سے خطاب کیا۔ انہوں نے مظفر گڑھ کے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے مشرقی پاکستان میں رہنے والے بھائیوں کے لئے اس آزمائشی وقت میں فلڈ ریلیف فنڈ میں نہایت فراخدلی سے روپیہ دیں۔

قبل ازیں وزیر صاحب موصوف کو ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ نے تین ہزار روپے کی ایک تھیلی ڈسٹرکٹ ریلیف کمیٹی کی طرف سے ابتدائی چندے کے طور پر پیش کی۔ اجلاس میں ضلع سے زیادہ سے زیادہ روپیہ جمع کرنے کے متعلق ایک مفصل پروگرام بنایا گیا۔ اس اجلاس میں ضلع کے حکام ایم۔ ایل۔ اے اور ہر طبقے کے نمائندے موجود تھے۔

سیٹو کے متعلق امریکہ کا احتجاج

واشنگٹن ۳ ستمبر: سیٹو کانفرنس کے متعلق فلپائن کے ایک اخبار نے جو قبل از وقت انکشافات کر دیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ نے حکومت فلپائن سے احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس کے ذمہ دار لوگوں کو سزا دی جائے۔

لاہور ۳ ستمبر: آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۴۲ اور کم سے کم ۸۱ء۹ تھا۔

حکومت یوپی مسلم جماعت کو خلاف قانون قرار نہ دے گی!

لکھنؤ یکم ستمبر: یو۔ پی کونسل میں وزیر داخلہ ڈاکٹر سمپورنانند نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ مارچ ۱۹۵۴ء میں مسلم جماعت کی کئی خفیہ میٹنگیں علی گڑھ میں ہوئی تھیں۔ جب تک یہ نہ معلوم ہو۔ کہ ممبر موصوف کا کس خفیہ میٹنگ کی طرف اشارہ ہے۔ اس وقت تک اس سوال کا جواب دینا مشکل ہے۔ کہ اس خفیہ میٹنگ میں کتنے کارکنوں نے شرکت کی۔ ایک اور ضمنی سوال کے جواب میں وزیر موصوف نے کہا۔ کہ اس جماعت کو غیر قانونی قرار دینے کا ابھی کوئی خیال نہیں ہے۔

یوپی میں اس وقت ۵۶۵ غیر ملکی مشنریاں کام کر رہی ہیں

لکھنؤ یکم اگست: ۵۶۵ غیر ملکی مشنریاں جو انگلستان دولت مشترکہ ممالک کی مشنریاں شامل نہیں ہیں۔ اس وقت یوپی میں کام کر رہی ہیں۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو وزیر داخلہ یو۔ پی مسٹر سمپورنانند نے اسمبلی میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ وزیر داخلہ نے بتایا۔ کہ یہ مشنریاں زیادہ تر پہاڑی اضلاع میں سرگرم نظر آتی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ حکومت ان مشنریوں سے ہوشیار ہے۔ اور اسے بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ بعض لوگوں کو تبدیلی مذہب کے لئے روپیہ کا لالچ دیا جاتا ہے۔

سابق وزیر مشرقی پنجاب کی گرفتاری

رہتک ۳ ستمبر: پنڈت سری رام شرما سابق وزیر مشرقی پنجاب اور ملک مارو سنگھ ایم ایل اے کو جلسے اور جلوسوں پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ بعد کو انہیں ضمانت پر چھوڑ دیا گیا۔

نیپال کا سب سے بڑا پل سامری ٹوٹ گیا

بیرگنج (کھٹمنڈو) ۳ ستمبر: نیپال کا سب سے بڑا پل سامری اس بار کی بارشوں اور سیلاب سے ٹوٹ گیا ہے۔ یہ پل امیج گنج اور بھیم گڑھی سڑک پر بنا ہوا تھا جو کھٹمنڈو کو دنیا کے دوسرے حصوں سے ملاتی ہے۔

مغربی پنجاب کا وفد مشرقی پنجاب میں

امرتسر ۳ ستمبر: مغربی پنجاب کے محکمہ لوکل باڈیز کا چار افراد پر مشتمل ایک وفد مشرقی پنجاب میں لوکل باڈیز سسٹم کا مطالعہ کرنے کیلئے کل شام یہاں پہنچا۔ اس وفد کی قیادت چوہدری عبدالغنی کر رہے ہیں۔ وفد کے ایک رکن خان مسعود حسین خان نے کہا۔ کہ حکومت پنجاب لوکل باڈیز سسٹم میں بنیادی تبدیلیاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

گوا میں پرتگال سے مزید فوج آ گئی!

آٹھ سو ماہرین بھی گوا پہنچ گئے

بیلگام ۳ ستمبر: یہاں موصول شدہ خبروں کے مطابق گوا میں مزید پرتگیزی فوجی امداد پہنچ گئی ہے۔ ایک بحری جہاز میں طیارہ شکن توپیں اور ہوائی جہازوں کا بہت سا سامان بھی آیا ہے۔

تین اسٹیمر ایس۔ ایس انڈیا۔ ایس ایس تیمور اور ایس ایس موزمبیق مرماگوا میں تین ہزار فوج لے کر پہنچے ہیں۔ ان میں زیادہ پرتگیزی اور کچھ نیگرو سپاہی ہیں۔ آٹھ غیر ملکی ماہرین بھی گوا پہنچے ہیں۔ جو موجودہ ریلوے اسٹاف کی جگہ کام کریں گے۔

موجودہ انتظامات کے مطابق گوا ریلوے ٹھیکہ پر جنوبی ریلوے کے انتظام میں ہے۔

ڈابولیم میں جو ہوائی میدان تیار کیا جا رہا ہے۔ وہاں دن رات کام ہو رہا ہے۔

خوراک کی قلت پر قابو پانے کے لئے ہالینڈ سے بڑی مقدار میں آلو گوا آیا ہے۔

کانوں اور گودیوں میں مزدوروں کی کمی ہو گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستانی مزدوروں کو جو وہاں کام کرتے تھے نکال دیا گیا ہے۔

روس اور جاپان کے درمیان تجارتی تعلقات بڑھنے کے قوی امکانات

ٹوکیو ۳ ستمبر: جاپان کا دورہ کرنے والے روسی تجارتی وفد کے لیڈر نکولائیوچ کرین نے گذشتہ شب جاپان کے سرکردہ تاجروں کو یہ مشورہ دیا۔ کہ روس اور جاپان کے درمیان تجارت کا راستہ ہموار کرنے کے لئے تبادلہ زر کا سلسلہ شروع ہونا چاہیئے۔

موصوف نے یہ انکشاف بھی کیا۔ کہ ایک مہینہ ہوا حکومت جاپان کے سامنے اس قسم کی تجویز رکھی جا چکی ہے۔

جاپان اور سوویٹ تجارتی ترقیاتی کونسل کے زیر اہتمام ایک استقبالیہ میں پچاس با اثر تاجروں اور صنعت کاروں نے روسی وفد کا خیر مقدم کیا۔ نکولائیوچ کرین نے اس بات کی بھی سفارش کی۔ کہ تبادلہ کی سہولت کے لئے روس کے نیشنل بینک اور جاپان کے درمیان براہ راست ایک معاہدہ ہو جانا چاہیے۔ یہ روسی وفد اپنی نوعیت کا پہلا وفد ہے۔ جسے جاپان میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ یہ وفد ۸ کروڑ ڈالر کے تجارتی ٹھیکوں پر دستخط کرنے کے لئے ۱۵۔ اگست کو ٹوکیو پہنچا۔

ملک فیروز خان نون نے واپسی ملتوی کر دی

کراچی ۳ ستمبر: وزیر اعلیٰ پنجاب، ملک فیروز خان نون نے جنہیں کل لاہور روانہ ہونا تھا۔ اپنی واپسی ملتوی کر دی ہے۔ اب وہ ایک ہفتہ اور یہاں قیام کریں گے۔ وزیر موصوف نے بتایا۔ کہ آئندہ ہفتے کے دوران میں بعض اہم امور کا فیصلہ کیا جانا ہے۔ اسلئے ان کی یہاں موجودگی بہت ضروری ہے۔

آسام کے ۶ اضلاع میں سیلاب سے

۴ ہزار مربع میل علاقہ میں تباہی

گوہاٹی ۳ ستمبر: دریائے برہم پتر اور اس کے معاون دریاؤں میں ۷ روز کے بعد آخر طغیانی کم ہو گئی۔ آسام کے ۶ زرخیز اضلاع کے اندر ۴ ہزار مربع میل علاقہ میں سیلابوں سے تباہی پھیل گئی ہے۔ مختلف مقامات سے وصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ برہم پتر کی سطح بیقدر دو فٹ نیچی ہو گئی ہے۔

گوہاٹی کے قریب اس کی سطح ۳ فٹ نیچی ہو گئی ہے۔ سیلاب کی سطح کم ہونے کے باعث ڈبروگڑھ پاسی گھاٹ اور پلس باری میں کٹاؤ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ تحصیل منگل دئی میں جائدادوں۔ پلوں سڑکوں۔ بندروں اور فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ ریلوے اور سڑک کے ذریعہ آمد و رفت کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔ ایک ہزار اشخاص منگل دئی میں پناہ گزین ہیں۔

مشرقی بنگال
کے
لاکھوں تباہ حال سیلاب زدہ لوگ
آپ کی امداد کے منتظر ہیں
اپنے صوبے کی بلند روایات کو قائم رکھنے کیلئے فراخدلی سے
اُن کی مدد کیجئے

تمام عطیات حبیب بنک لاہور یا اس کی مقامی شاخ میں ایسٹ بنگال فلڈ ریلیف کمیٹی پنجاب کے نام جمع کرائے جائیں۔ اور ان کی اطلاع کمیٹی کے سیکرٹری (چوہدری علی اکبر خان وزیر تعلیم پنجاب) کو دی جائے۔

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور